سبق - ۵

مساوات کے لیے خواتین کی مہم

کون کیا کام کرتا ہے؟

مندرجہ ذیل کام کرنے والوں کی تصویریں بنائیے۔

* زراعت کا کام
* تدریس کا کام
* ہسپتال میں مریضوں کی دیکھ بھال
* دکانداری کرتے ہوئے
* سائنس داں
* اینٹ بھٹے پر کام کرتے ہوئے

اپنے درجہ کے بچوں کے ذریعہ بنائی گئی تصویروں کو دیکھ کر گنیں اور الگ الگ لوگوں کی تعداد دیئے ہوئے خانوں میں درج کریں۔

(استاد کے ذریعہ بلیک بورڈ پر خانے بنائے جائیں)

عورت	مرد	کام
		کھیتی کا کام
		پڑھانے لکھانے کا کام
		ہسپتال میں مریضوں کی دیکھ بھال
		سائنس داں کا کام
		دکان چلاتے ہوئے
		اینٹ بھٹے پر کام کرتے ہوئے
		کل

(۱) ٹیبل کو دیکھ کر بتایئے کہ کن کن کاموں کے لیے عورتوں کی تصویریں زیادہ تعداد میں ہیں اور کن کن کاموں کے لیے مردوں کی۔

(۲) اوپر دیئے گئے کام کے علاوہ ایسے کون کون سے کام ہیں جو عورتیں مردوں کی بہ نسبت زیادہ کرتی ہیں اور کون سے کام عورتوں کی بہ نسبت مرد زیادہ کرتے ہیں۔ ایسی ۵-۶ مثالیں دیں۔

کیا عورتیں قابل نہیں؟

ریتا میڈم کے درجے میں تیس بچے ہیں۔ انھوں نے اپنے درجے میں اسی طرح کا مشق کرایا اور جوابات کچھ اس طرح کے آئے:

عورت	مرد	کام
۰	۳۰	کھیتی کا کام
۱۲	۱۸	پڑھانے لکھا کا کام
۳۰	۰	ہسپتال میں مریضوں کی دیکھ بھال
۵	۲۵	سائنس داں کا کام

دکان چلاتے ہوئے	۳۰	۰
اینٹ بھٹے پر کام کرتے ہوئے	۲۵	۵
کل	۱۲۸	۵۲

بچوں نے تصویروں کو اپنی سمجھ کے مطابق بنایا ہے۔ جس میں استاد کے طور پر مردوں کو، کسان کے طور پر بھی مردوں کو، نرس کے طور پر عورتوں کو اور سائنس داں کے طور پر مردوں کو دکھایا۔ ایسا انھیں اس لیے لگتا ہے کہ کچھ خاص کام صرف مرد ہی کر سکتے ہیں اور کچھ خاص کام صرف عورتیں ہی کر سکتی ہیں۔

مثال کے طور پر بہت سے لوگ یہ مانتے ہیں کہ عورتیں ہی اچھی طرح سے نرس کا کام کر سکتی ہیں کیوں کہ ان میں زیادہ قوت برداشت اور نرم دلی ہوتی ہیں۔ اس کام کو عورتوں کے ذریعہ کیے جانے والے گھر کے کام سے جوڑ کر دیکھا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ عام رائے بن گئی کہ لڑکیاں اور عورتیں تکنیکی کام کرنے سے قاصر ہوتی ہیں۔

کرن بیدی

انڈین پولس سروس کی پہلی خاتون

لوگ اسی طرح کے مغالطے میں یقین کرتے ہیں۔ اس لیے بہت سی لڑکیوں کو ان کی صلاحیت کے مطابق مطالعہ کرنے اور ٹریننگ کا موقع نہیں ملتا ہے۔ صلاحیت ہوتے ہوئے بھی زیادہ تر لڑکیوں کو اسکولی تعلیم کے بعد شادی کے لیے آمادہ کیا جاتا ہے۔

Navy inducts women pilots

ہم مان لیتے ہیں کہ عورتوں اور مردوں کے کام کرنے کی صلاحیتیں الگ الگ ہیں۔ یہ فرق لڑکا یا لڑکی ہونے سے نہیں ہوتا۔ ہم ان کے کام کے بارے میں کیسے سوچتے ہیں، انھیں کیسے مواقع ملتے ہیں۔ ان ساری باتوں سے طے ہوتا ہے کہ کون کس کام کے قابل ہو سکتا ہے۔

آپ کے خیال میں وہ کام جنھیں مرد عموماً رد کر دیتے ہیں۔ کیا عورتیں نہیں کر سکتی ہیں؟ اور جو کام عموماً عورتیں کرتی ہیں کیا وہ مرد نہیں کر سکتے؟ تبادلۂ خیال کریں کہ ایسی تفریق کیوں ہے اور اس کا ان کی زندگی پر کیا اثر ہوتا ہے؟ ؟

بدلاؤ کے لیے جنون

۱- گڑیا

پڑھائی کا جنون کیا ہوتا ہے اسے پورا کیا محمد انیس ادریسی کی چھ اولادوں میں سب سے چھوٹی بیٹی گڑیا نے۔ اس نے دیکھا کہ اُس کے والدین اس کی پڑھائی کے لیے راضی نہیں ہیں۔ ایک دن وہ اپنے والدین کو گھر میں بند کر کے ۱۳ کیلو میٹر پیدل بھاگ کر **اُتپریرن کیندر** نوکھا رہتاس چلی گئی۔ اس نے وہاں اپنا نام درج کرا لیا۔ یہ مرکز لڑکیوں کے لیے رہائشی ہے۔ اس کے اس قدم کی خبر اس کے والدین کو دو دنوں بعد ملی۔ خبر ملنے پر اس کے والد جو پیشے سے ڈرائیور ہیں، اُتپریرن کیندر پہنچے۔ انھوں نے گڑیا کو واپس گھر لے جانا چاہا لیکن گڑیا وہاں سے نہیں آنا چاہتی تھی۔ اس کے والد کو اپنے سماج کی بندشوں کی فکر تھی، مگر گڑیا کی ضد کے آگے ان کی ایک نہ چلی۔ اس طرح گڑیا کے اس قدم سے پاس پڑوس کے گاؤں میں تعلیم کے لیے لوگوں میں ایک نئے جوش کا آغاز ہوا۔

ہندوستان میں ۸۳ فیصد دیہی عورتیں زراعت سے جڑی ہوئی ہیں۔ ان کے کاموں میں پودا لگانا، کھر پتوار نکالنا، فصل کاٹنا اور کٹائی کرنا شامل ہیں۔ پھر بھی جب ہم کسان کا تصور کرتے ہیں تو ہم ایک مرد کے بارے میں ہی سوچتے ہیں۔ ایسا کیوں؟

؟

استاد کے ساتھ تبادلۂ خیال کریں

۲ - پوجا

پورنیہ ضلع کے ایک گاؤں کی ایک چھوٹی سی لڑکی ہے پوجا۔ اپنے گاؤں کی ہم عمر لڑکیوں کو اسکول جاتے دیکھ اسے بھی پڑھائی کرنے کی خواہش ہوئی۔ گھر کا سارا کام نبٹا کر پوجا چوری چھپے ایک سال تک لگاتار مڈل اسکول جاتی رہی۔ پوجا نے پولس ڈپارٹمنٹ میں مقرر اپنے والد کو سمجھانے کی کوشش کی۔ آخرکار والد صاحب مان گئے اور پوجا کا نام اسکول میں لکھوا دیا۔

۳- شاہب ناتھ

شاہب ناتھ ۴۵ سالہ ایک خاتون ہیں۔ وہ کیرالا کے محکمہ ٹرانسپورٹ کی بس پورے اعتماد کے ساتھ چلاتی ہیں۔ شاہب ناتھ کو گاڑی چلانے کا شوق تو بچپن سے ہی تھا۔ لیکن اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ کسی دن وہ مسافروں سے لدی ہوئی اتنی بھاری بھرکم بس چلا پائے گی۔ پھر یہ سب ہوا کیسے؟

جتنا مشکل ہے بس چلانا اس سے زیادہ مشکل ہے آفیسروں کو یہ یقین دلانا کہ میں یہ کام بھی کر سکتی ہوں۔ کئی مسافر تو ٹکٹ خریدنے کے بعد بھی ڈرائیور کی سیٹ پر شاہب ناتھ کو بیٹھے دیکھ کر اتر جاتے تھے۔ شاہب ناتھ نے بتایا:

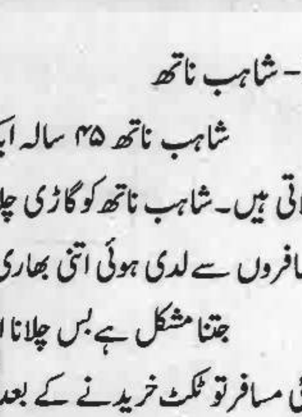

''ایک بار میری بس میں صرف ایک مسافر نے سفر کیا۔ سارے مسافر مجھے دیکھتے ہی اُتر گئے تھے۔ اس دن میں بس چلاتے چلاتے روئی بھی تھی۔ رات کا سفر تھا۔ دوسرے دن گھر آئی تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ بالکل بچوں کی طرح۔ میرے شوہر بھی رونے لگے تھے۔ دونوں خوب روئے تھے۔ میں نے کہا، میں نہیں کروں گی اب یہ کام۔ شوہر نے کہا ٹھیک ہے۔ اگر اتنی تکلیف ہے تو چھوڑ دو لیکن میری تو خواہش ہے تم وہی کرو جو عام لوگ نہیں کیا کرتے۔ میں واپس ڈیوٹی پر گئی۔ دھیرے دھیرے مسافروں نے میری ڈرائیونگ کی تعریف کی۔ پھر چار سے آٹھ اور آٹھ سے سولہ

مسافر ہوئے۔ اب میں پورے اعتماد کے ساتھ بس چلاتی ہوں"۔

سوال ا- گڑیا اور پوجا کیا چاہتی تھی اور اسے پورا کرنے کے لیے انھوں نے کیا کیا؟

سوال ۲- اپنے پاس پڑوس کی عورتوں سے بات کر کے ان کے تجربے لکھو۔ انھوں نے اسکولی تعلیم کہاں تک حاصل کی، انھیں کن کن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا اور کس طرح کی حوصلہ افزائی ہوئی وغیرہ۔

سوال ۳- شاہب ناتھ کو بس ڈرائیور بننے میں پریشانیاں کیوں آئیں؟ استاد کے ساتھ مل کر تبادلۂ خیال کریں۔

عورتوں کی تحریک

ایسے کئی علاقے ہیں جہاں عورتوں کی حالت میں کچھ سدھار معلوم ہوتا ہے جیسے اسکولی تعلیم، خواندگی، ووٹ دینے کا حق، قانونی حق اور طبی خدمات وغیرہ۔ یہ سدھار کافی حد تک عورتوں کے ذریعہ چلائی گئی مہم کی بدولت ہی ممکن ہو پایا ہے۔ عورتوں

نے انفرادی سطح اور اجتماعی سطح پر ان تبدیلیوں کے لیے جدوجہد کیا ہے۔ پیش ہے تحریکوں کی ایک جھلک:

لمبے عرصے سے جہیز کی وجہ سے بہوؤں کو مارا پیٹا اور جلایا جا رہا ہے۔ عورتوں نے جہیز کے خلاف ۱۹۸۰ء کے عشرہ میں زوردار مہم چھیڑی۔ اس میں بڑی تعداد میں عورتوں نے حصہ لیا۔ خاص کر ان عورتوں نے جنھوں نے اپنی بہن بیٹی جہیز کی وجہ سے کھوئی تھی۔ عورتوں کے گروپ نے جہیز پر جگہ جگہ نکڑ ڈرامے منعقد کیا۔ متاثرہ عورتوں اور ان کے خاندان والوں کو قانونی مشورہ دیا اور ان کی حوصلہ افزائی بھی کی۔

عورتوں نے سڑکوں پر اُتر کر کچہری کا دروازہ کھٹکھٹا کر اپنی مانگوں کو رکھا۔ مہم کی وجہ سے یہ معاشرے کا بڑا مدعا بن گیا اور اخباروں میں بھی خاصی بحث ہوئی۔ نتیجتاً جہیز قانون بنا، تاکہ ویسے لوگوں کو سزا دی جا سکے جو جہیز سے متعلق جرم میں ملوث ہیں۔

توڑ توڑ کے بندھنوں کو
دیکھو بہنیں آتی ہیں
وہ دیکھو لوگو دیکھو بہنیں آتی ہیں
آئیں گی، ظلم مٹائیں گی
وہ تو نیا زمانہ لائیں گی

گھریلو ظلم کے خلاف مہم

کیا آپ نے اپنے خاندان یا اپنے پاس پڑوس میں عورتوں کے ساتھ مار پیٹ، گالی گلوج اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر زد و کوب ہوتے دیکھا ہے؟ یا پھر سڑک چلتی لڑکیوں اور عورتوں کے ساتھ چھیڑخانی ہوتے دیکھا ہے؟

گھریلو ظلم عورتوں کی ایک عام اور سنگین دشواری رہی ہے۔ اس کو لے کر لمبے عرصے سے عورتیں جدوجہد کر رہی ہیں۔ تب جا کر ۲۰۰۶ء میں "گھریلو ہنسا اتپیڑن قانون" پاس ہوا۔ یہ عورتوں پر گھر کے اندر ہونے والے جسمانی اور ذہنی تشدد کو روکنے کے لیے بنایا گیا قانون ہے۔

شراب کے خلاف مہم

؟ اس تصویر میں آپ کو کیا نظر آ رہا ہے؟
کیا آپ کے علاقے میں ایسی دشواریاں ہیں؟

چپکو مہم

؟ یہ عورتیں ایسا کیوں کر رہی ہیں؟ استاد کے ساتھ تبادلۂ خیال کریں۔

جنسی جانچ کے خلاف مہم

? اس اشتہار کے ذریعہ کیا کہنے کی کوشش کی جا رہی ہے؟

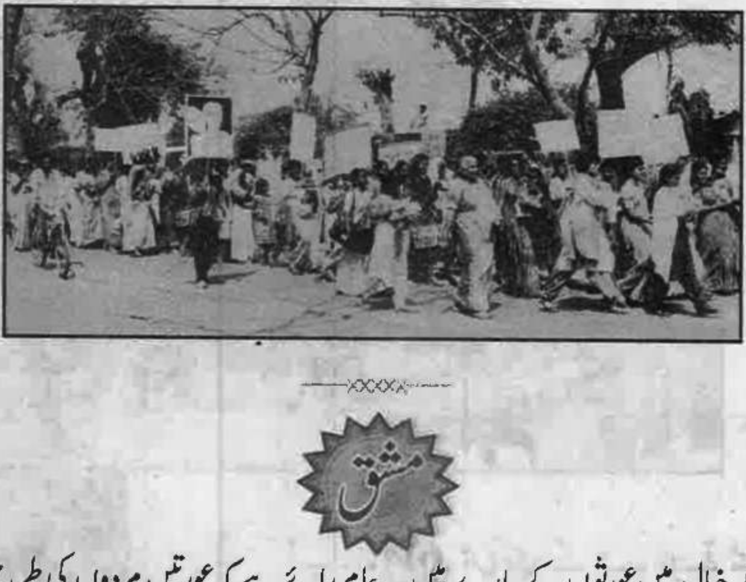

مشق

(۱) آپ کے خیال میں عورتوں کے بارے میں یہ عام رائے ہے کہ عورتیں مردوں کی طرح کام نہیں کرسکتی ہیں۔ اس سے عورتوں کے حقوق کیسے متاثر ہوتے ہیں؟

(۲) عورتوں کی مہم کے ذریعہ ان کی حالت کو بہتر بنانے کے لیے کی گئی کوئی دو کوششوں کا تذکرہ کریں۔

(۳) سماج میں عورتوں کی حالت میں سدھار کرنے کے لیے کون کون سے قدم اٹھائے جا سکتے ہیں؟ تذکرہ کیجیے۔

(۴) کسی ایسی عورت کی کہانی لکھئے، جس نے اپنی خواہش پورا کرنے کے لیے کوئی خاص کوشش کی ہو۔

* * * *